''کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا ہوتا ہے انسان سے''

وزیر زورآور سنگھ کلہوریہ کا قتل: بلتستان کی تسخیر کے بعد وزیر فتح کا ڈنگا بجاتا ہوا لداخ پہنچا وہ لہاسہ کی تسخیر کا ارادہ رکھتا تھا، اس نے ڈوگرہ اور بلتی افواج پر مشتمل ایک لشکر جرار تیار کر کے ان کی خوب تربیت کی۔ اور لہاسہ کی طرف پیش قدمی شروع کی، سردیوں کا سخت موسم گزرنے تک طغلا کھر میں پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔ مگر اچانک بے خبری میں لہاسہ کے لشکر نے شب خون مارا۔ 1841ء کے اس خونریز معرکے میں وزیر زورآور سنگھ مارا گیا۔

جرنیل کے قتل کے بعد ڈوگرہ افواج شکست کھا گئیں۔ اس زبردست زورآور جرنیل نے مہاراجہ گلاب سنگھ کی سلطنت کو نیپال سے لے انگریزی سلطنت الہ آباد تک اور پشاور سے لے کر لداخ تک پھیلا دیا تھا۔ وہ تسخیر لداخ کی نیت سے پوری کروفر سے نکلا تھا مگر اس کی موت نے لہاسہ کی فتح کے بجائے ممالک فتوحہ لداخ، کرگل، سکردو اور خپلو میں سخت شورش اور فساد برپا کرا دیا۔

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

زورآور جرنیل کی وفات نے میاں گلاب سنگھ کو ادھ موا کر دیا۔ وہ بار بار اپنے دیوان خانے کا چکر لگاتا رہا۔ تھک ہار کر سونے کی ناکام کوشش کرتا رہا۔ گلاب سنگھ نے آخر ایک فیصلہ کر لیا کہ کسی طریقے سے بھی ہو، جو بھی قیمت ادا کرنا پڑے افواج لہاسہ کو شکست دے کر ہی دم لیں گے۔ چنانچہ نصف رات بیت چکی تھی، مگر انہوں نے دفاعی امور کے ماہرین اور اپنے جرنیلوں کا اجلاس طلب کر لیا۔

بالآخر دیوان ہری چند اور وزیر رتنوں کو تازہ کمک دے کر لشکر لہاسہ کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔ جس نے ستمبر 1842ء کو لداخ جا کر افواج لہاسہ سے ٹکر لیا۔ تھوڑے دنوں تک یہ دونوں جرنیل لہاسی افواج کی نقل و حرکت اور سامان حرب وضرب کا جائزہ لیتے رہے۔ پھر اپنے لشکر کو ترتیب دینے، جاسوسی کے نظام کو درست کرنے اور ایمبش کے طریقوں کا جائزہ لینے میں لگ گئے۔ ڈوگرہ شکست خوردہ افواج مہاراجہ کی جانب سے آنے والے جرنیلوں کی آمد سے کافی حد تک مطمئن تھے۔ انہوں نے لہاسی افواج کی شان وشوکت، افواج کی کثرت وقلت کا خوب جائزہ لیکر پہلے پہل تین دنوں تک شب خون پر اکتفا کیا، جو مختلف اوقات میں مختلف اطراف سے مارے جاتے رہے۔ جب مخالف افواج کی توجہ ہٹ گئی تو پوری آب وتاب سے حملہ کر دیا۔

لہاسی افواج شکست کا داغ لے کر بھاگ گئے۔ افواج لہاسہ نے شکست کھا کر صلح کی طرف قدم بڑھائے اور خالصہ حکومت کی اطاعت وفرمانبرداری کا طوق اپنی گردن میں ڈال دیا۔ اس طرح آخر ستمبر 1842ء کو عہد نامہ لداخ رقم ہوا، جس کی رو سے لہاسہ کے وہ علاقے جو وزیر زورآور سنگھ نے فتح کیے تھے حکومت لہاسہ کو واپس کر دیے، خالصہ ڈوگرہ حکومت کی سرحدیں لداخ کے سابقہ حدود تک برقرار رہیں جو شاہ لداخ رگیالپو ٹنڈوف نمگیل کے زیر نگین تھا۔